

اوم شری پرماتمنے نمہ  
(چودھوال باب)

گزشتہ مختلف ابواب میں جوگ کے مالک شری کرشن نے علم کی شکل کو صاف کی، باب ۱۹/۲ انہوں نے بتایا کہ جس انسان کے ذریعہ پورے ذرائع سے شروع کیا گیا معینہ عمل کا برتوں بہ تسلسل ترقی کرتے کرتے اتنا لطیف ہو گیا کہ، خواہش اور ارادوں کا پوری طرح خاتمه ہو گیا، اُس وقت وہ جسے جاننا چاہتا ہے، اُس کا رو برو احساس ہو جاتا ہے اُسی احساس کا نام 'علم' ہے۔ تیر ہوئیں باب میں علم کی تشریع کی ادھاراً شان نیتیختم تत्त्वसानार्थ دर्शन نم۔ علم تصوف میں یکساں حالت اور عضر کے بطور معنی معبد کا رو برو دیدار علم ہے، میدان اور عالم میدان کے راز کو ظاہر کر لینا ہی علم ہے علم کا مطلب مذہبی مناظر ہ نہیں۔ شریعتوں کو یاد کر لینا ہی علم نہیں ہے۔ ریاضت کی اُس حالت کا نام علم ہے، جہاں وہ عضر ظاہر ہوتا ہے، معبد کے بدیہی دیدار کے ساتھ ملنے والے احساس کا نام علم ہے، اس کے برخلاف جو کچھ بھی ہے، جہالت ہے۔

اس طرح سب کچھ بتاینے پڑھی پیش کردہ باب چودہ میں جوگ کے مالک شری کرشن کہتے ہیں کہ ارجمن اُن علوم میں بھی، بہترین علم کو میں پھر بھی تجھے بتاؤں گا، جوگ کے مالک اُسی کو دہرانے جا رہے ہیں کیونکہ اپنی دو خیلی سعیتیں پुنی دو خیلی شاہسراہ اچھی طرح مطالعہ کی ہوئی شریعت بھی بار بار دیکھنی چاہئے۔ اتنا ہی نہیں جیسے جیسے آپ ریاضت کی راہ پر آگے بڑھیں گے، جیسے جیسے اُس معبد سے نسبت پاتے جائیں گے۔ ویسے ویسے بھگوان سے نئے

- نئے احساسات ملیں گے یہ علم مرشد کی شکل میں عظیم انسان ہی دیتے ہیں، الہدا شری کرشن کہتے ہیں، میں پھر بھی کہوں گا۔

ذہن (صورت) ایسا قرطاس (پٹل) ہے جس پر تاثرات کا نقش ہمیشہ بنا رہتا ہے۔ اگر راہ رکوب گلوان سے نسبت دلانے والی سمجھ دھنڈھلی پڑتی ہے، تو اس ذہن کو گلوان سے متعلق جانکاری کو دہراتے رہنا چاہئے۔ آج یاد زندہ ہے، لیکن آگے آنے والے حالات میں داخلہ حاصل ہونے کے ساتھ یہ حالت نہیں رہ جائے گی لہذا قابل احترام مہاراج جی کہا کرتے تھے کہ ”علم تصوف کا غور و فکر روز کرو، ایک تسبیح روز گھماو، جو فکر کے ساتھ گھمانی جاتی ہے۔ باہر کی تسبیح نہیں۔“

یہ توریاضت کش کے لئے ہے، لیکن جو حقیقی مرشد ہوتے ہیں، وہ مسلسل اُس راہ رکو کے پیچھے لگے رہتے ہیں، اندر اُس کی روح کے ساتھ بیدار ہو کر اور باہر اپنے طرز عمل سے اُس نئے حالات سے باخبر کرتے چلتے ہیں، جوگ کے مالک شری کرشن بھی عظیم انسان الہدا جوگ کے مالک شری کرشن کا قول ہے کہ علوم میں بھی بہتر علم کو میں پھر تجھے بتاؤں گا۔

شری گلوان بولے

परं भूयः प्रवक्ष्यामि ज्ञानानां ज्ञानमुत्तमम् ।

यज्ञात्वा मुनयः सर्वे परां सिद्धिमितो गताः ॥११॥

ارجن! علوم میں بھی بہترین علم، اعلیٰ علم کو میں پھر تجھے بتاؤں گا (جسے پہلے کہہ چکے ہیں) جسے جان کر سارے صوفی حضرات اس دنیا سے نجات پا کر اعلیٰ کامیابی کو حاصل کرتے ہیں (جس کے بعد کچھ بھی حاصل کرنا باقی نہیں رہتا)

इदं ज्ञानमुपाश्रित्य मम साध्यम्भवगताः ।

सर्गेऽपि नोपजायन्ते प्रलये न व्यथन्ति च ॥२॥

اس علم کا 'अपाश्रित्य'، نزدیک سے پناہ لے کر، عملی طور سے چل کر قریب پہنچ کر میری حقیقی شکل کو حاصل کرنے والے لوگ تخلیق کی ابتداء میں دوبارہ جنم نہیں لیتے اور وقت نزع یعنی جسم سے قطع تعلق ہوتے وقت بے قرار نہیں ہوتے کیونکہ عظیم انسان کے جسم کا خاتمه تو اسی دن ہو جاتا ہے، جب وہ حقیقی شکل کو حاصل کر لیتا ہے اُس کے بعد اُس کا جسم رہنے کے لئے بعض ایک ٹھکانہ رہ جاتا ہے۔ دوبارہ جنم کیلئے جگہ کہاں ہے، جہاں لوگ جنم لیتے ہیں؟ اس پر شری کرشن ارشاد فرماتے ہیں۔

मम योनिर्महद्ब्रह्म तस्मिन्नार्थं दधाम्यहम् ।

संभवः सर्वभूतानां ततो भवति भारत ॥३॥

اے ارجن! میرے۔ 'معنی آٹھ بنیادی خصائص تمام جانداروں کی شکل (योगी) ہے اور میں اس میں ذی حس کی شکل والے ٹھم کو قائم کرتا ہوں، اُس متحرک و ساکن کے اتفاق سے سچی جانداروں کی تخلیق ہوتی ہے۔

सर्वयोनिषु कौन्तेय मूर्तयः सम्भवन्ति याः ।

तासां ब्रह्म महद्योनिरहं बीजप्रदः पिता ॥४॥

کون تے! ساری شکلوں (योगیوں) میں جتنے جسم پیدا ہوتے ہیں، ان سب کی 'योनی'، حاملہ مادر آٹھ قسموں والے بنیادی خصائص ہیں اور میں ہی ٹھم ریزی کرنے والا پدر ہوں دیگر کوئی نہ مادر ہے، نہ پدر: جب تک بے حس ذی حس کا اتفاق رہے گا، پیدائشوں کے سلسلے جاری رہیں گے، وسیلہ تو کوئی نہ کوئی بنتا رہے گا، حساس روح بے حس قدرت میں

کیوں بندھ جاتی ہے؟ اس پر ارشاد فرماتے ہیں۔

سत्त्वं रजस्तम् अति गुणाः प्रकृतिसंभवाः ।

निबध्नन्ति महाबाहो देहे देहिनमव्ययम् ॥۫॥

بازوئے عظیمِ الرحمن! ملکاتِ فاضلہ (سच्चगुण) (ملکاتِ رویہ) (رجوگوون) اور ملکاتِ مذموم (تموگوون) قدرت سے پیدا ہوئی تینوں صفات ہی اس لافانی ذی روح کو جسم میں باندھتی ہیں۔ کس طرح؟

तत्र सत्त्वं निर्मलत्वाप्त्रकाशकमनामयम् ।

सुखसङ्गेन बधनाति ज्ञानसङ्गेन चानघ ॥६॥

بے گناہِ الرحمن! ان تینوں صفات میں روشنی پیدا کرنے والا بے عیب ملکاتِ فاضلہ تو (نیر्मलत्वात्) شفاف ہونے کی بناء پر آرام اور علم کی فرشتگی سے روح کو جسم میں باندھتا ہے ملکاتِ فاضلہ بھی بندش ہی ہے۔ فرق اتنا ہی ہے کہ، آرام واحد معبد میں ہے اور علم بدیہی دیدار کا نام ہے، ملکاتِ فاضلہ کا حامل انسان تک قید میں ہے، جب تک بھگوان کا بدبیہی دیدار نہیں ہو جاتا۔

रजो रागात्मकं विद्धि तृष्णासङ्गसमुद्घपम् ।

तन्निबध्नाति कौन्तेय कर्तसङ्गेन देहिनम् ॥७॥

ارحم! لگاؤ کی جیتی جاگتی شکل ملکاتِ رویہ (رجوگوون) ہے۔ اسے تو خواہش اور رغبت سے پیدا ہوا سمجھ، وہ ذی روح کی کرماں سنجنے کے عمل اور اُس کے شرہ کی رغبت میں باندھتا ہے وہ عمل میں لگا دیتا ہے۔

तमस्त्वज्ञानं विद्धि मोहनं सर्वेदेहिनाम् ।

प्रमादालस्यनिद्रभिस्तन्निबध्नाति भारत ॥ۮ॥

ارجن! تمام جسم والوں کو اپنی فریب میں لینے والے ملکاتِ مذموم (تُنُوگُون) کو تو  
جهالت سے پیدا ہوا سمجھ، وہ اس روح کو مدد ہو شی لیعنی ناکام کوشش کا، الی (کِنَّال) اور  
نیند کے ذریعہ گرفت میں لیتا ہے۔ نیند کا معنی یہ نہیں کہ، ملکاتِ مذموم کا حاصل انسان زیادہ  
سوتا ہے، جسم سوتا ہو۔ ایسا بات نہیں کہ، ملکاتِ مذموم کا حاصل انسان زیادہ  
میں سارے لوگ سوتے رہتے ہیں، تو جوگی جا گئتا رہتا ہے (دنیا ہی رات ہے)، ملکاتِ مذموم  
کا حاصل انسان اس دنیا کی تمثیل شیبہ میں شب و روز مشغول رہتا ہے نورانی حقیقی شکل کی  
طرف سے غافل رہتا ہے، یہی ملکاتِ مذموم والی نیند ہے۔ جو اس میں پھنسا ہے، سوتا ہے  
اب تینوں صفات کی بندش کی اجتماعی شکل بتاتے ہیں۔

سत्त्वं सुखे संजयति रजः कर्मणि भारत ।

ज्ञानमावृत्य तु तमः प्रमादे संजयत्युज ॥६॥

ارجن! فاضلہ آرام کی طرف مائل کرتا ہے، دائم سکونِ علیٰ کے راستے پر لے چلتا  
ہے، ملکات رویہ عملی راہ پر چلنے کی ترغیب دیتا ہے اور ملکاتِ مذموم علم کو ڈھک کر کے مدد ہو شی  
میں لیعنی باطن کی ناکام کوششوں میں لگاتا ہے، جب صفات ایک ہی جگہ پر ایک ہی دل میں  
ہے، تو الگ الگ کیسے بٹ جاتی ہیں؟ اس پر جوگ کے مالک شری کرشن بتاتے ہیں۔

रजस्तमश्चाभिभुय सत्त्वं भवति भारत ।

रजः सत्त्वं तमश्चैव तमः सत्त्वं रजस्तथा ॥७॥

اے ارجن! ملکات رویہ اور ملکاتِ مذموم کو دبا کر ملکاتِ فاضلہ گا منز ہوتا ہے۔  
ویسے ہی ملکاتِ فاضلہ اور ملکاتِ مذموم کو دبا کر ملکات رویہ بڑھتا ہے اور اسی طرح ملکات  
رویہ اور ملکاتِ فاضلہ کو دبا کر ملکاتِ مذموم بڑھتا ہے یہ کیسے پہچانا جائے کہ، کب اور کون سی  
خصوصیت کام کر رہی ہے۔

सर्वद्वारेषु देहेऽस्मिन्प्रकाश उपजायत ।

ज्ञानं यदा तदा विद्याद्विवृद्धं सत्त्वमित्युत ॥८॥

جس دور میں اس جسم اور باطن کے ساتھ سارے حواس میں خدائی نور اور سمجھنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے، اُس وقت ایسا سمجھنا چاہئے کہ ملکات فاضلہ خصوصی اضافو کی طرف مائل ہے،

لَا�ः प्रवृत्तिरम्भः कर्मणामश्मः स्पृहा ।

तमस्येतानि जायन्ते विवृद्धे कुरुनन्दन ॥۱۹۲॥

اے ارجن! ملکات رویہ میں خاص اضافو ہونے پر لائج، کام میں لگنے کی کوشش، اعمال کی شروعات، بے اطمینانی یعنی من کی شوخی، دنیوی تیعشت کی ہوس یہ ساری چیز میں پیدا ہوتی ہیں، اب ملکات مذموم کی اضافو میں کیا ہوتا ہے۔

अप्रकाशोऽप्रवृत्तिश्च प्रमादो मोह एव च ।

तमस्येतानि जायन्ते विवृद्धे कुरुनन्दन ॥۱۹۳॥

ارجن! ملکات مذموم کے اضافو ہونے پر (अप्रकाश) بے نوری، نور اعلیٰ معبود کی نشانی ہے، خدائی نور کی طرف بڑھنے کی خصلت، (कार्यम् कर्म) جو کرنے کے لاکن خاص طریقہ کا رہے اس میں عدم رجحان باطن میں میں نا کام، کوششوں کا بہاؤ اور دنیا میں فرفتنے والے خصائیں۔ یہ سمجھی پیدا ہوتے ہیں، ان سمجھی چیزوں کی پیدائش ہوتی ہے ان صفات کے علم سے فائدہ کیا ہے؟

यदा सत्त्वे प्रवृद्धे तु प्रलयं याति देहभृत् ।

तदोत्तमविदां लोकानमलान्प्रतिपद्यते ॥۱۹۴॥

جب یہ ذی روح ملکات فاضلہ کے اضافو کے دور میں وفات کو حاصل کرتی ہے جسم کو ترک کرتی ہے، تب صالحین کے بیداغ ماورائی عالم کو حاصل کرتی ہے وار۔

रजसि प्रलयं गत्वा कर्मसङ्ग्रहं जायते ।

तथा प्रलीनस्तमसि मूढ्योनिषु जायते ॥۱۹۵॥

ملکات رویہ کا اضافو ہونے پر موت کو حاصل کرنے والا، اعمال کی رغبت والے

انسانوں میں جنم لیتا ہے اور ملکات نذموم کے اضافہ میں مرا ہوا انسان جاہل شکلوں (ヨانیوں) میں پیدائش لیتا ہے، جس میں حشرات الارض وغیرہ تک یوینوں کا پھیلاوہ ہے لہذا صفات میں بھی انسانوں کو صالح صفات والا ہونا چاہئے۔ قدرت کا یخزانہ آپ کے حاصل کی ہوئی صفات کو موت کے بعد بھی انہیں آپ کو محفوظ طریقہ سے لوٹاتا ہے۔ اب دیکھیں اس کا شمرہ

کرمان: سوکृतस्याहुः सात्त्विकं निर्मलं फलम् ।

रजसस्तु फलं दुःखमज्ञानं तमसः फलत् ॥۱۹۶॥

صالح عمل کا شمرہ صالح، بے داغ راحت، علم اور ترک دنیا وغیرہ بتائے گئے ہیں  
ملکات رویہ والے عمل کا شمرہ تکلیف اور ملکات نذموم والے عمل کا شمرہ جہالت ہے۔ اور۔

सत्त्वात्संजायते ज्ञानं रजसो लोभ एव च ।

प्रमादमोहौ तमसो भवतोऽज्ञानमेव च ॥۱۹۷॥

ملکات فاضلہ سے علم پیدا ہوتا ہے۔ (خدائی احساس، کا نام علم ہے) خدائی احساس کا بہاؤ ہوتا ہے، ملکات رویہ سے بلاشک لائق پیدا ہوتی ہے اور ملکات نذموم سے مدھوشی، فرقی کا ملی (جہالت) ہی پیدا ہوئی ہے۔ ان کی پیدائش کا کیا انجام ہے؟۔

ऊर्ध्वं गच्छन्ति सत्त्वस्था मध्ये तिष्ठन्ति राजसाः ।

जघन्युणवृत्तिस्था अथो गच्छन्ति तामसाः ॥۱۹۸॥

ملکات فاضلہ کا حامل انسان اُس حقیقی معبدو کی طرف مائل ہوتا ہے جنت نشین ہوتا ہے ملکات رویہ کا حامل انسان او سط درجہ کے ہوتے ہیں، جن کے پاس نہ 'سार्ववयम्'، عرفان ترک دنیا ہی ہوتا ہے اور نہ بد ذات حشرات الارض کی یوینوں میں جاتے ہیں بلکہ دوبارہ جنم حاصل کرتے ہیں اور قبل نفرت ملکات نذموم میں لگے ہوئے گمراہ انسان (अधोगति) (زوال، یعنی جانور، چڑیاں، حشرات الارض وغیرہ بد ذات یوینوں کو حاصل کرتے ہیں اس طرح یوینوں صفات کسی نہ کسی شکل میں (ヨانی) کے وجوہات ہیں، جو انسان ان صفات سے

نجات پالیتے ہیں، وے آواگون سے آزاد ہو جاتے ہیں اور میرے مقام حاصل کر لیتے ہیں  
اس پر کہتے ہیں۔

نान्यं गुणेभ्यः कर्तारं यदा द्रष्टानुश्यति ।

गुणेभ्यश्च परं वेति मदभावं सोऽधिगच्छति ॥१९६॥

جس دور میں ناظر روح تینوں صفات کے علاوہ دوسرا کسی کو کارکن نہیں دیکھتی  
اور تینوں صفات سے بے انہما مارا عنصر اعلیٰ کی (वैत्ति) جان لیتی ہے، اُس وقت وہ انسان  
میرے مقام کو حاصل کر لیتا ہے۔ یہ عقلی تسلیم شدگی نہیں ہے کہ، خصوصیت کا تعلق صفات  
سے ہوتا ہے۔ ریاضت کرتے کرتے ایسا مقام آتا ہے جہاں اُس اعلیٰ کا احساس  
جاگ جاتا ہے کہ صفات کے علاوہ کوئی کارکن نظر نہیں آتا، اُس وقت انسان تینوں صفات  
سے مبراہوجاتا ہے۔ یہ خیالی تسلیم شدگی نہیں ہے۔ اور اسی پر آگے کہتے ہیں۔

गणनेताननीत्य त्रीन्देही दहसमुद्भवान् ।

जन्ममृत्युजरादुःखैर्विमुक्तोऽमृतमशुते ॥२००॥

انسان ان کثیف اجسام کی پیدائش کی وجہ والی تینوں صفات سے مبراہو کر جنم  
موت، ضعیفی و ہر طرح کی تکلیفوں سے خاص طور سے آزاد ہو کر لا فانی عنصر کو حاصل کرنا ہے  
اس پر ارجمن نے سوال کیا۔

ارجمن بولا

कैर्लिङ्गैस्त्रीनुणानेताननीतो भवति प्रभो ।

किमाचारः कथं चैतांत्रीनाणानतिवर्तते ॥२१॥

بندہ پرور! ان تینوں صفات سے ماوراء انسان کن کن صلاحیت (نشانیوں) سے  
مزین ہوتا ہے اور کس طرح کے برتاؤ والا ہوتا ہے اور انسان کس طریقہ سے ان تینوں  
صفات سے مبراہوتا ہے؟

شری بھگوان بولے

پ्रکاشं च प्रवृत्तिं च मोहमेव च पाण्डव ।

न द्वेष्टि संप्रवृत्तानि न निवृत्तानि काङ्क्षति ॥۲۲॥

ارجن کے نکورہ بالائیوں سوالات کا جوابات دیتے ہوئے جوگ کے مالک شری کرشن نے کہا۔ ارجن! جو انسان ملکات فاضلہ کے زیر اثر خدا کی نور، ملکات رویہ کے زیر اثر عمل میں لگنے کا خیال اور ملکات نہ موم کے زیر اثر فرشتگی کونہ تو راغب ہونے پر مبرا سمجھتا ہے اور فارغ ہونے پر ان کی خواہش ہی کرتا۔ اور۔

उदासीनवदासीनो गुणैर्यो न विचाल्यते ।

गुणा वर्तन्त इत्येव योऽवतिष्ठाति नेङ्गते ॥۲۳॥

جو اس طرح لائق انسان کی طرح قائم ہوا صفات کے ذریعہ متزلزل نہیں کیا جاسکتا، صفات کے اندر ہی برتاؤ کرتی ہے۔ ایسا حقیقتاً جان کر اُس حالت سے متزلزل نہیں ہوتا، بھی وہ صفات سے مبرا ہوتا ہے۔

समदुःखसुखः स्वस्थः समलोष्टाशमकाञ्चनः ।

तुल्यप्रियो धीरस्तुल्यनिदात्मसंस्ततिः ॥۲۴॥

مولسل خود میں یعنی خود شناس کی حالت میں قائم ہے آرام و تکلیف میں مساوی ہے، مٹی، پھر اور سونا ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے، صابر ہے، جو پسندیدہ اور پسندیدہ کو برابر سمجھتا ہے، اپنی نکتہ چینی اور تعریف میں بھی کوئی فرق نہیں مانتا ہے اور۔

मानापमानयोस्तुल्यस्तुल्यो तित्रारिपक्षयोः ।

सर्वोरम्भपरित्यागी गुणातीतः स उच्यते ॥۲۵॥

جوعزت وذلت میں مساوی ہے، دوست اور دشمن میں بھی مساوات دیکھتا ہے، وہ مکمل شروعات سے مبرا ہوا انسان فنا فی اللہ کہا جاتا ہے۔

اشلوک بائیس سے پچیس تک صفات سے مبرا انسان کی پہچان اور برتاؤ بنتائے

گئے کہ۔ وہ متزلزل نہیں ہوتا، صفات کے ذریعہ اسے متزلزل نہیں کیا جاسکتا، ساکن رہتا ہے، اب پیش ہے، صفات سے مبراہونے کا طریقہ۔

ਮां च योऽव्यभिचारेण भक्तियोगेन सेवते ।

स गुणान्समतीत्यैतान्ब्रह्मभूयाय कल्पते ॥२६॥

جو انسان لاشریک بندگی کے ذریعہ یعنی معبدوں کے علاوہ دوسرا دنیوی یادوں سے پوری طرح مبراہو کر، جوگ کے ذریعہ یعنی اُسی معینہ عمل کے ذریعہ مجھے مسلسل یاد کرتا ہے، وہ ان تینوں صفات کو اچھی طرح نظر انداز کر کے ماوراء معبدوں کے ساتھ یکساں ہونے کے قابل ہوتا ہے، جس کا نام کلپ (بدلاو) ہے۔ معبدوں سے یکتاں کے ساتھ جڑ جانا ہے حقیقتی کلپ (بدلاو) ہے لاشریک خیال سے معینہ عمل کا برداشت کئے بغیر کوئی بھی صفات سے مبراہ نہیں ہوتا آخر میں جوگ کے مالک فیصلہ دیتے ہیں۔

ब्रह्मणो हि प्रतिष्ठाहममृतस्याव्ययस्य च ।

शाश्वतस्य च धर्मस्य सुखस्यैकान्तिकस्य ॥२७॥

ہے ارجمن! اس لافانی بھگوان کی (جس کے ساتھ وہ کلپ کرتا ہے، جس کے اندر صفات سے مبراہ یکتاں کے احساس سے داخل ہوتا۔ جاؤ دنی کی، دامنی دین کی اور اُس سالم یکساں مسرت کی میں پناہ ہوں یعنی روح مطلق میں قائم مرشد کامل ہی ان سب کی پناہ شری کرشن ایک جوگ کے مالک تھے۔ اب اگر آپ کو غیر مریٰ، لافانی، رب، دامنی دین، سالم اور یکساں مسرت کی ضرورت ہے، تو کسی حق شناس غیر مریٰ الہ میں قائم عظیم انسان کی پناہ میں، ان کے وسیلہ سے ہی یہ ممکن ہے۔

## مغز سخن

اس بات کی ابتداء میں جوگ کے مالک شری کرشن نے کہا کہ، ارجمن، علوم میں بھی بے انہا افضل اعلیٰ علم کو میں پھر بھی تجھے بتاؤں گا، جسے جان کر عارف حضرات عبادت

کے ذریعہ میرے مقام کو حاصل کرتے ہیں پھر تخلیق کی ابتداء میں وے پیدائش نہیں لیتے، لیکن جسم کی موت تو ہونی ہی ہے۔ اس وقت وے غزدہ، نہیں ہوتے۔ درحقیقت وے جسم تو اسی دن ترک کر دیتے ہیں جس دن مقام کو حاصل کرتے ہیں۔ حصول جیتے جی ہوتا ہے لیکن جسم کا خاتمہ ہوتے وقت بھی وے غزدہ نہیں ہوتے۔

قدرت سے ہی پیدا ہوئے ملکات فاضلہ، ملکات رویہ اور ملکات مذموم یہ تینوں صفات ہی اس ذی روح کو جسم میں باندھتے ہیں دو صفات کو دبا کر تیسری خصوصیت کی ترقی کی جاسکتی ہے صفات قابل تبدیل ہیں قدرت جوابدی ہے، ختم نہیں ہوتی، بلکہ صفات کے اثرات کو درکنار کیا جاسکتا ہے صفات من کو متاثر کرتی ہیں، جب ملکات فاضلہ کا اضافہ ہوتا ہے تو خدائی نور اور سوچنے کی طاقت رہتی ہے۔ ملکات رویہ ملوث کرنے والا ہوتا ہے، اس وقت عمل کی لائج رہتی ہے۔ لگاؤ رہتا ہے اور باطل میں ملکات مذموم متحرک ہونے پر کاہلی اور غفلت گھیر لیتی ہیں، ملکات فاضلہ کے اضافہ میں موت کو حاصل ہوئے انسان جنت نشین ہوتے ہیں۔ ملکات رویہ میں اضافہ ہونے پر انسانی شکل (ksfu;) میں ہی لوٹ کو واپس آتا ہے اور ملکات مذموم کا اضافہ ہونے پر انسان جسم کو ترک کر کے بد ذات یونی (جانور، حشرات الارض وغیرہ) کو حاصل کرتا ہے لہذا انسانوں کو بذریعہ بہترین صفات والے ملکات فاضلہ کی جانب بڑھنا چاہئے۔ درحقیقت تینوں میں باندھتی ہے، لہذا صفات سے لا تعلق ہونا چاہئے۔

وے جس سے آزاد ہوتے ہیں اُس کے حقیقی شکل بتاتے ہوئے جوگ کے مالک نے کہا کہ۔ آٹھ بیانیادی خصائص حاملہ والدہ ہیں۔ اور میں ہی ختم کی شکل میں والدہوں، دوسرا نہ کوئی والدہ ہے، نہ والد جب تک یہ سلسلہ جاری رہے گا تب تک متحرک و ساکن دنیا میں وسیلہ کی شکل سے کوئی نہ کوئی والدین بنتا رہے گا، لیکن درحقیقت قدرت ہی والدہ ہے اور میں ہی والدہوں۔

اس پر ارجمنے تین سوالات کھڑا کئے کہ صفات سے خالی انسان کے کیا نشاط ہیں؟ کیا برتاو ہیں؟ کس طریقہ سے انسان ان تینوں صفات سے مبرا ہوتا ہے۔ اس طرح جوگ کے مالک شری کرشن نے صفات سے مبرا انسان کی پیچان اور برتاو کا بیان کیا اور آخر میں صفات سے مبرا ہونے کا طریقہ بتایا کہ جو انسان لاشرک بندگی اور جوگ کے ذریعہ مسلسل میری یاد کرتا ہے، وہ تینوں صفات سے مبرا ہو جاتا ہے دوسرے کسی کا تصور نہ کرتے ہوئے مسلسل بھگوان کی فکر کرنا لاشریک بندگی ہے، جو دنیا کے وصل و فراق سے ہر طرح آزاد ہے، اسی کا ناجوگ ہے، اُس کو عملی شکل دینے کا طریقہ کا نام عمل ہے۔ یہ جس سے پورا ہوتا ہے وہ حرکت عمل ہے، لاشریک بندگی کے ذریعہ اُس معینہ عمل کے برتاو سے ہی انسان تینوں صفات سے مبرا ہوتا ہے اور مبرا ہو کر بھگوان کے ساتھ یکتائی کے لئے ہمیں کلپ کو حاصل کرنے کے قابل ہوتا ہے صفات جس من پر اڑڈاتی ہیں، اس کی تحلیل ہوتے ہی بھگوان کے ساتھ یکتائی ہو جاتی ہے، یہی حقیقی کلپ ہے لہذا بلا دیا اللہ کے کوئی صفات سے مبرا نہیں ہوتا۔

آخر میں جوگ کے مالک شری کرشن فیصلہ دیتے ہیں کہ وہ صفات سے مبرا انسان جس معبد کے ساتھ یکتائی کی حالت میں پہنچتا ہے، اُس بھگوان کی عصر لافانی کی، دامگی دین کی اور سالم یکساں مسرت کی میں ہی پناہ ہوں یعنی خاص کارکن ہوں، اب تو شری کرشن چلے گئے اب وہ پناہ گاہ تو چلی گئی، تب تو بڑے شبیہہ والی بات ہے کہ اب وہ پناہ گاہ کہاں ملے گی، لیکن نہیں۔ شری کرشن نے اپنا تعارف کرایا کہ۔ وے ایک جوگی تھے، اعلیٰ مقام پر فائز عظیم انسان [izilUu k;Lrs·ga 'kkf/k ekaRoka](#) ارجمنے کہا تھا۔ میں آپ کا شاگرد ہوں، آپ کی پناہ میں ہوں، مجھے سنبھالیتے۔ جگہ جگہ پر شری کرشن نے اپنا تعارف کرایا۔ مستقل مزاج عظیم انسان کی پیچان بتائی اور ان سے اپنا موازنہ کیا، لہذا ظاہر ہے کہ شری کرشن ایک مردِ کامل، جوگی تھے۔ اب اگر آپ کو سالم، یکساں

مسرت، دامنی دین یا عصر لا فانی کی ضرورت ہے، تو ان سب کے حصول کا مخزن واحد مرشد ہے۔ سید ہے کتاب پڑھ کر اسے کوئی حاصل نہیں کر سکتا جب وہی عظیم انسان روح سے وابستہ ہو کر تھج بان ہو جاتے ہیں، تو دھیرے دھیرے عاشق (انجمنی) کو رہنمائی کرتے ہوئے اُس کے مقام تک، جن میں وے خود فائز ہیں، پھر وہی خدا ہیتے ہیں۔ وہی واحد وسیلہ ہے اس طرح جوگ کے مالک شری کرشن نے اپنے کو سب کو پناہ گاہ بتاتے ہوئے اس چودھویں باب کا اختتام کیا، جس میں صفات کا تفصیلی بیان ہے۔ لہذا۔

اس طرح شری مدھگود گیتا کی تمثیل اپنیشد علم، تصوف اور علم ریاضت سے متعلق شری کرشن اور ارجمن کے مکالمہ میں تقسیم صفات جوگ نام کا چودھواں باب مکمل ہوتا ہے۔

اس طرح قابل احترام پرم نہیں پرمانند جی کے مقلد سوامی اڑگڑانند جی کے ذریعہ لکھی شری مدھگود گیتا کی تشریح (یتھار تھج گیتا) حقیقی گیتا، میں میں تقسیم صفات جوگ، نام کا چودھواں باب مکمل ہوا۔ (ہری او م ت س ت